Al Qalam
پارَہ
قَالَ اَلَمْ
١٦
اَلْقَلَمْ پَبلِیکیشَنز
پرائیویٹ لمٹیڈ

قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكَ اِنَّكَ لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ مَعِىَ صَبۡرًا ﴿۷۵﴾
قَالَ اِنۡ سَاَلۡتُكَ عَنۡ شَىۡءٍۢ بَعۡدَهَا فَلَا تُصٰحِبۡنِىۡ ۚ قَدۡ بَلَغۡتَ
مِنۡ لَّدُنِّىۡ عُذۡرًا ﴿۷۶﴾ فَانۡطَلَقَا ٚ وقفة حَتّٰٓى اِذَاۤ اَتَيَاۤ اَهۡلَ قَرۡيَةِ ۣاسۡتَطۡعَمَاۤ
اَهۡلَهَا فَاَبَوۡا اَنۡ يُّضَيِّفُوۡهُمَا فَوَجَدَا فِيۡهَا جِدَارًا يُّرِيۡدُ اَنۡ
يَّنۡقَضَّ فَاَقَامَهٗ ؕ قَالَ لَوۡ شِئۡتَ لَتَّخَذۡتَ عَلَيۡهِ اَجۡرًا ﴿۷۷﴾ قَالَ هٰذَا
فِرَاقُ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاۡوِيۡلِ مَا لَمۡ تَسۡتَطِعْ عَّلَيۡهِ
صَبۡرًا ﴿۷۸﴾ اَمَّا السَّفِيۡنَةُ فَكَانَتۡ لِمَسٰكِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ فِى الۡبَحۡرِ
فَاَرَدْتُّ اَنۡ اَعِيۡبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمۡ مَّلِكٌ يَّاۡخُذُ كُلَّ سَفِيۡنَةٍ
غَصۡبًا ﴿۷۹﴾ وَاَمَّا الۡغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤۡمِنَيۡنِ فَخَشِيۡنَاۤ اَنۡ يُّرۡهِقَهُمَا
طُغۡيَانًا وَّكُفۡرًا ﴿۸۰﴾ ۚ فَاَرَدۡنَاۤ اَنۡ يُّبۡدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيۡرًا مِّنۡهُ زَكٰوةً
وَّاَقۡرَبَ رُحۡمًا ﴿۸۱﴾ وَاَمَّا الۡجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيۡنِ يَتِيۡمَيۡنِ فِى
الۡمَدِيۡنَةِ وَكَانَ تَحۡتَهٗ كَنۡزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوۡهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ
رَبُّكَ اَنۡ يَّبۡلُغَاۤ اَشُدَّهُمَا وَيَسۡتَخۡرِجَا كَنۡزَهُمَا ۖ رَحۡمَةً مِّنۡ رَّبِّكَ ۚ
وَمَا فَعَلۡتُهٗ عَنۡ اَمۡرِىۡ ؕ ذٰلِكَ تَاۡوِيۡلُ مَا لَمۡ تَسۡطِعْ عَّلَيۡهِ صَبۡرًا ﴿۸۲﴾ ؕ ع
وَيَسۡـَٔـلُوۡنَكَ عَنۡ ذِى الۡقَرۡنَيۡنِ ؕ قُلۡ سَاَتۡلُوۡا عَلَيۡكُمۡ مِّنۡهُ ذِكۡرًا ﴿۸۳﴾ ؕ

ع ١٢

## سولھواں پارہ۔قَالَ اَلَمْ (اُس نے کہا۔کیا نہیں)

(٧٥) (حضرت خضرؑ نے) کہا: ''کیا میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے؟'' (٧٦) (حضرت موسیٰؑ نے) کہا: ''اگر اس کے بعد میں آپ سے کچھ پوچھوں تو آپ مجھے ساتھ نہ رکھیں۔اب تو میری طرف سے آپ کو عذر مل گیا۔'' (٧٧) پھر دونوں آگے چلے۔یہاں تک کہ جب وہ ایک بستی والوں کے پاس جا پہنچے۔تو وہاں کے لوگوں سے کچھ کھانا مانگا۔مگر اُنہوں نے ان دونوں کی مہمان نوازی سے انکار کر دیا۔ پھر وہاں اُنہوں نے ایک دیوار دیکھی جو گرا ہی چاہتی تھی۔انہوں نے اُسے درست کر دیا۔(حضرت موسیٰؑ نے) کہا: ''اگر آپ چاہتے تو اس (کام) کی کچھ اُجرت یقیناً لے سکتے تھے۔'' (٧٨) اُنہوں نے کہا: ''یہ میرے اور تمہارے درمیان جدائی کا وقت ہے۔اب میں تمہیں ان کی حقیقت بتا دیتا ہوں، جن پر تم صبر نہ کر سکے۔ (٧٩) وہ جو کشتی تھی، چند غریب آدمیوں کی تھی، جو دریا پر محنت مزدوری کرتے تھے۔میں نے چاہا کہ اسے عیب دار کر دوں۔ان لوگوں کے آگے کی طرف ایک بادشاہ تھا، جو ہر (اَچھی) کشتی کو زبردستی چھین لیتا تھا۔ (٨٠) رہا وہ لڑکا، تو اس کے ماں باپ مومن تھے۔ہمیں اندیشہ ہوا کہ یہ لڑکا اپنی سرکشی اور کفر سے اُنہیں تنگ کرے گا۔ (٨١) اس لیے ہم نے چاہا کہ اُن کا پروردگار اس کے بدلے اُنہیں (ایسی اولاد) دے جو پاکیزگی میں اس سے بہتر ہو اور رحم و محبت میں بھی اس سے بڑھ کر ہو۔ (٨٢) دیوار کا معاملہ یہ ہے کہ یہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی ہے۔اس کے نیچے دونوں کا ایک خزانہ (دبا ہوا) ہے۔ان کا باپ ایک نیک آدمی تھا۔اس لیے تمہارے پروردگار نے چاہا کہ یہ دونوں بچے بالغ ہوں تو اپنا خزانہ نکال لیں۔یہ تمہارے پروردگار کی رحمت کی بنا پر۔میں نے اپنی مرضی سے کچھ نہیں کیا ہے۔یہ اُن باتوں کی حقیقت ہے جن پر تم صبر نہ کر سکے!''

### رکوع (١١) ذوالقرنین کے کمالوں کی داستان

(٨٣) (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) لوگ آپ سے ذوالقرنین کے بارے میں پوچھتے ہیں۔کہو: ''میں اس کا کچھ حال تمہیں ابھی سناتا ہوں۔''

اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِی الْاَرْضِ وَاٰتَیْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ سَبَبًا ﴿۸۴﴾ فَاَتْبَعَ
سَبَبًا ﴿۸۵﴾ حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِیْ عَیْنٍ
حَمِئَةٍ وَّ وَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ؕ۬ قُلْنَا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِمَّاۤ اَنْ تُعَذِّبَ
وَ اِمَّاۤ اَنْ تَتَّخِذَ فِیْهِمْ حُسْنًا ﴿۸۶﴾ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ
نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ یُرَدُّ اِلٰی رَبِّهٖ فَیُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿۸۷﴾ وَ اَمَّا مَنْ
اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ِۨالْحُسْنٰی ۚ وَ سَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا
یُسْرًا ﴿۸۸﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۹﴾ حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا
تَطْلُعُ عَلٰی قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ﴿۹۰﴾ كَذٰلِكَ ؕ وَ قَدْ
اَحَطْنَا بِمَا لَدَیْهِ خُبْرًا ﴿۹۱﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۹۲﴾ حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ بَیْنَ
السَّدَّیْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا یَكَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿۹۳﴾
قَالُوْا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِنَّ یَاْجُوْجَ وَ مَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ فَهَلْ
نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤی اَنْ تَجْعَلَ بَیْنَنَا وَ بَیْنَهُمْ سَدًّا ﴿۹۴﴾ قَالَ مَا
مَكَّنِّیْ فِیْهِ رَبِّیْ خَیْرٌ فَاَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَهُمْ
رَدْمًا ﴿۹۵﴾ اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ ؕ حَتّٰۤی اِذَا سَاوٰی بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ
قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِیْۤ اُفْرِغْ عَلَیْهِ قِطْرًا ﴿۹۶﴾ؕ

(٨٤) یقیناً ہم نے اُسے سرزمین میں اقتدار دیا اور ہر قسم کا سازوسامان دیا تھا۔ (٨٥) چنانچہ وہ ایک راستہ پر ہولیا۔ (٨٦) یہاں تک کہ جب وہ سورج کے غروب ہونے کی جگہ جا پہنچا تو اُسے کالے پانی میں ڈوبتے دیکھا۔ وہاں اُس کے قریب اُس نے ایک قوم دیکھی۔ ہم نے کہا: ''اے ذوالقرنین! انہیں تکلیف پہنچاؤ یا ان کے بارے میں نرم رویہ اختیار کرو!''

(٨٧) اُس نے کہا: ''جو ظلم کرے گا، ہم اُسے سزا دیں گے۔ پھر وہ اپنے پروردگار کی طرف پلٹایا جائے گا۔ وہ اُسے زیادہ سخت عذاب دے گا۔

(٨٨) البتہ جو ایمان لے آئے گا اور نیک عمل کرے گا، اُس کے لیے اچھی جزا ہے۔ ہم اسے اپنے آسان احکام دیں گے۔''

(٨٩) پھر وہ ایک (اور) راستہ پر ہولیا۔ (٩٠) یہاں تک کہ وہ سورج کے طلوع ہونے کی حد تک جا پہنچا۔ اُس نے اُسے ایک ایسی قوم پر طلوع ہوتے دیکھا جس کے لیے ہم نے اس سے (یعنی سورج سے بچنے کے لیے) کوئی پردہ مہیا نہیں کیا تھا۔

(٩١) یہ حال تھا! اور اُس کے پاس جو کچھ تھا ہمیں اس کی پوری خبر تھی۔

(٩٢) پھر وہ ایک (اور) راستہ پر ہولیا۔ (٩٣) یہاں تک کہ جب وہ دونوں پہاڑوں کے درمیان پہنچا تو اُس نے اُن کے اُس طرف ایک ایسی قوم کو پایا جو مشکل ہی سے کوئی بات سمجھتی تھی۔

(٩٤) اُنھوں نے کہا: ''اے ذوالقرنین! یاجوج اور ماجوج (اس) ملک میں فساد پھیلاتے ہیں۔ تو کیا ہم آپ کو کچھ خرچ کا انتظام کر دیں کہ آپ ہمارے اور ان کے درمیان مضبوط بند تعمیر کر دیں؟''

(٩٥) اُس نے کہا: ''جو کچھ میرے پروردگار نے مجھے دے رکھا ہے، وہ بہت ہے۔ تم بس محنت سے میری مدد کرو۔ میں تمہارے اور اُن کے درمیان بند بنائے دیتا ہوں۔ (٩٦) مجھے لوہے کی چادریں لا دو!'' آخر جب اس نے دونوں پہاڑوں کے درمیانی حصہ کو پاٹ دیا تو بولا: ''اب آگ دہکاؤ۔'' یہاں تک کہ جب اس نے اسے آگ (کی طرح) دہکا ڈالا تو کہا: ''اب میرے پاس پگھلا ہوا سیسہ لاؤ میں اس پر اُنڈیلوں گا۔''

فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿٩٧﴾ قَالَ
هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ
وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ؕ ﴿٩٨﴾ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ
فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ۙ ﴿٩٩﴾ وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ
عَرْضَا ۙ ﴿١٠٠﴾ الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا
لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ﴿١٠١﴾ ع اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنْ يَّتَّخِذُوْا
عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْۤ اَوْلِيَآءَ ؕ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿١٠٢﴾
قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ؕ ﴿١٠٣﴾ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿١٠٤﴾
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ
فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿١٠٥﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا
كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْۤا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ﴿١٠٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۙ ﴿١٠٧﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿١٠٨﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ
لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿١٠٩﴾

ع ١١ ١٩ ٢

(۹۷) سووہ (یعنی یاجوج ماجوج) نہ تو اس پر چڑھ سکتے تھے اور نہ ہی اس میں نقب لگا سکتے تھے۔
(۹۸) (ذوالقرنین نے) کہا: ''یہ میرے پروردگار کی رحمت ہے۔ پھر جب میرے پروردگار کے وعدے کا وقت آئے گا تو وہ اسے ڈھا کر برابر کردے گا۔ میرے پروردگار کا وعدہ حق ہے۔''
(۹۹) اُس دن ہم لوگوں کو چھوڑ دیں گے کہ موجوں کی طرح ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہوں اور صور پھونکا جائے گا تو ہم اُن سب کو ایک ساتھ جمع کرلیں گے۔ (۱۰۰) اُس دن ہم دوزخ اُن کافروں کے سامنے صاف پیش کردیں گے، (۱۰۱) جن کی آنکھوں پر میری نصیحت کے لیے پردہ پڑا ہوا تھا، اور جو کچھ سن بھی نہ سکتے تھے۔

رکوع (۱۲) اگر سمندر روشنائی بن جاتا تو اللہ کی باتیں ختم ہونے سے پہلے وہ بھی ختم ہوجاتا

(۱۰۲) تو کیا جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے، یہ خیال کرتے ہیں کہ مجھے چھوڑ کر میرے بندوں کو کارساز بنالیں؟ یقیناً ہم نے ایسے کافروں کی مہمان داری کے لیے دوزخ تیار کر رکھی ہے۔
(۱۰۳) ان سے کہو: ''کیا ہم تمہیں بتائیں کہ اعمال کے اعتبار سے سب سے زیادہ گھاٹے میں کون ہیں؟''
(۱۰۴) یہ وہ لوگ ہیں جن کی ساری بھاگ دوڑ (دنیاوی زندگی میں) بھٹکی رہی اور وہ سمجھتے رہے کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں۔
(۱۰۵) یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں اور اُس کے سامنے پیشی کا انکار کردیا۔ سو اُن کے سارے اعمال غارت ہوگئے۔ قیامت کے دن ہم اُنہیں کوئی وزن نہ دیں گے۔ (۱۰۶) کفر کرنے اور میری آیتوں اور میرے پیغمبروںؑ کا مذاق اُڑانے کے بدلے میں ان کی سزا جہنم ہوگی۔ (۱۰۷) بیشک جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک کام کیے، اُن کی میزبانی کے لیے فردوس کے باغ ہوں گے، (۱۰۸) جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ وہ وہاں سے کہیں اور جانا نہ چاہیں گے۔
(۱۰۹) کہو: ''اگر میرے پروردگار کی باتیں (لکھنے) کے لیے سمندر روشنائی بن جاتا تو میرے پروردگار کی باتیں ختم ہونے سے پہلے یقیناً سمندر ختم ہوجاتا، چاہے ہم اسی جیسا اس میں اضافہ کے لیے اور لے آتے۔''

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ
يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿١١٠﴾ ع

ع ١٢ ٩ ٢

اٰيَاتُهَا ٩٨ (١٩) سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ (٤٤) رُكُوْعَاتُهَا ٦

# بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿١﴾ قف ج ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ﴿٢﴾ صلے ج اِذْ نَادٰى
رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ﴿٣﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ
الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ﴿٤﴾ وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ
مِنْ وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ﴿٥﴾ لا
يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۖ ق وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ﴿٦﴾ يٰزَكَرِيَّآ
اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۣاسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ﴿٧﴾
قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ
مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ﴿٨﴾ قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ
خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا ﴿٩﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ
قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ﴿١٠﴾ فَخَرَجَ عَلٰى
قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿١١﴾

(۱۱۰) کہو کہ ’’میں تو بیشک تم ہی جیسا انسان ہوں۔ مجھے وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود بس ایک ہی معبود ہے۔ اس لیے جو کوئی اپنے پروردگار کی ملاقات کا اُمیدوار ہو، اُسے چاہیئے کہ نیک کام کرتا رہے اور اپنے پروردگار کی بندگی میں کسی اور کو شریک نہ کرے۔‘‘

سورۃ (۱۹)

آیتیں: ۹۸ | مَرْيَم (مریم علیہاالسلام) | رکوع: ٦

## مختصر تعارف

حروف مقطعات سے شروع ہونے والی اس مکی سورت کی کل آیتیں ۹۸ ہیں۔ عنوان رکھنے کی وجہ آیت ۱۶ میں حضرت مریمؑ کا ذکر ہے۔ موضوعات میں حضرت عیسیٰؑ کی ولادت، حضرت ابراہیمؑ کی ہجرت اور مختلف انبیاء کی زندگیوں کے حالات شامل ہیں۔ یہ بات واضح کی گئی ہے کہ تمام نبیوں کا مشن وہی تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا تھا۔ مگر پہلے نبیوں کے انتقال کے بعد اُن کی اُمتوں نے اُن کی تعلیم کو بگاڑ ڈالا۔ مسلمانوں کو خوش خبری دی گئی ہے کہ مکہ کے کافروں کی حرکتوں کے باوجود فتح ونصرت اُنہی کی ہوگی۔ آیت ۵۸ کے بعد سجدہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

### رکوع (۱) حضرت زکریاؑ کے ہاں خوش قسمت بچے کی پیدائش

(۱) ک، ہ، ی، ع، ص۔ (۲) (یہ ہے) تیرے پروردگار کی اپنے بندے زکریاؑ پر مہربانی کا ذکر۔ (۳) جب اُس نے اپنے پروردگار کو چپکے چپکے پکارا۔ (۴) اُس نے عرض کیا: ’’اے پروردگار! میری ہڈیاں یقیناً کمزور پڑ گئی ہیں۔ سر بڑھاپے سے بھڑک اُٹھا ہے۔ پروردگار، میں تجھ سے دعا مانگ کر کبھی نامراد نہیں رہا ہوں۔ (۵) مجھے اپنے بعد رشتہ داروں سے اندیشہ ہے اور میری بیوی بانجھ ہے۔ تو اپنے فضل سے مجھے ایک وارث عطا کردے! (٦) جو میرا وارث بنے اور یعقوبؑ کی ذریت کا بھی وارث ہو۔ اور اے پروردگار! اسے ایک پسندیدہ انسان بنا۔‘‘ (۷) (جواب ملا): ’’اے زکریاؑ! ہم تمہیں ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ اُس کا نام یحیٰؑ ہوگا۔ ہم نے اس جیسے نام کا کوئی آدمی اس سے پہلے پیدا نہیں کیا۔‘‘ (۸) عرض کیا: ’’پروردگار! بھلا میرے ہاں بیٹا کیسے ہوگا؟ حالانکہ میری بیوی بانجھ ہے۔ اور میں بڑھاپے کی انتہا کو پہنچ چکا ہوں۔‘‘ (۹) جواب ملا: ’’ایسے ہی (ہوگا)۔ تمہارا پروردگار فرماتا ہے کہ یہ تو میرے لیے آسان ہے۔ آخر اس سے پہلے میں تمہیں پیدا کر چکا ہوں، جب کہ تم کچھ بھی نہ تھے۔‘‘ (۱۰) عرض کیا: ’’پروردگار! میرے لیے کوئی علامت مقرر فرمادے۔‘‘ فرمایا: ’’تمہارے لیے علامت یہ ہے کہ تم تین رات لوگوں سے بات نہ کرسکو گے۔ حالانکہ تندرست ہوگے۔‘‘ (۱۱) سو وہ محراب سے نکل کر اپنی قوم کے سامنے آئے اور اُنہیں اشارہ کیا کہ ’’صبح شام اللہ کی پاکی بیان کرتے رہو۔‘‘

يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ﴿۱۲﴾ۙ وَّحَنَانًا
مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ؕ وَكَانَ تَقِيًّا ﴿۱۳﴾ۙ وَّبَرًّاۢ بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ
جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿۱۴﴾ وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ
يُبْعَثُ حَيًّا ﴿۱۵﴾ؑ وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا
مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴿۱۶﴾ۙ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۫ۖ فَاَرْسَلْنَاۤ
اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿۱۷﴾ قَالَتْ اِنِّىْۤ اَعُوْذُ
بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ﴿۱۸﴾ قَالَ اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖۗ
لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿۱۹﴾ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ غُلٰمٌ وَّلَمْ
يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ﴿۲۰﴾ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ
هُوَ عَلَىَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗۤ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ
وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ﴿۲۱﴾ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا
قَصِيًّا ﴿۲۲﴾ فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ
يٰلَيْتَنِىْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿۲۳﴾ فَنَادٰىهَا
مِنْ تَحْتِهَاۤ اَلَّا تَحْزَنِىْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿۲۴﴾
وَهُزِّىْۤ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿۲۵﴾ۙ

(١٢) (حکم ہوا) ''اے یحییٰ ؑ کتاب کو مضبوطی سے تھام لو۔'' ہم نے اُسے بچپن ہی میں دانائی عطا کی تھی، (١٣) اور اپنی طرف سے نرم دلی اور پاکیزگی (بھی)۔ وہ پرہیزگار تھے، (١٤) اور اپنے والدین کے خدمت گزار، وہ سرکش یا نافرمان نہ تھے۔ (١٥) سلام ان پر جس دن وہ پیدا ہوئے، جس دن وہ انتقال کریں اور جس دن وہ زندہ کر کے اُٹھائے جائیں گے۔

## رکوع (٢) حضرت مریم ؑ اور حضرت مسیح ؑ کا قصہ

(١٦) اس کتاب میں (حضرت) مریم ؑ کا ذکر بھی کرو۔ جب وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہو کر مشرقی جانب چلی گئیں۔ (١٧) پھر انہوں نے اُن سے پردہ ڈال لیا۔ تب ہم نے ان کے پاس اپنا فرشتہ بھیجا۔ وہ اُن کے سامنے پورے انسان کی صورت میں ظاہر ہو گیا۔ (١٨) وہ بول اُٹھی: ''میں تجھ سے خدائے رحمن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تو کوئی خدا ترس ہے۔'' (١٩) اُس نے کہا: ''میں تو یقیناً تمہارے پروردگار کا بھیجا ہوا (فرشتہ) ہوں۔ تاکہ تمہیں ایک پاکیزہ لڑکے کا تحفہ دوں۔'' (٢٠) (حضرت مریم ؑ نے) کہا: ''میرے ہاں لڑکا کیسے ہوگا جبکہ مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں اور نہ ہی میں بدکار رہوں۔'' (٢١) فرشتے نے کہا: ''ایسے ہی (ہوگا)۔ تمہارے پروردگار نے فرمایا ہے کہ ''یہ میرے لیے بہت آسان ہے۔'' (اور ہم یہ اس لیے کریں گے) تاکہ اسے لوگوں کے لیے ایک نشانی بنادیں اور ہماری طرف سے ایک رحمت۔ یہ معاملہ (یوں ہی) طے کیا ہوا ہے۔'' (٢٢) پھر اُسے اُس (بچے) کا حمل ہو گیا۔ وہ اُسے لیے ہوئے ایک دور دراز مقام پر چلی گئی۔ (٢٣) پھر دردِ زہ کی تکلیف نے اُسے ایک کھجور کے درخت کے تنے کے نیچے پہنچا دیا۔ وہ کہنے لگی؛ ''کاش! میں اس سے پہلے ہی مر جاتی اور کسی کو یاد بھی نہ رہتی۔'' (٢٤) پھر اُس نے اُسے اُس کے نیچے سے پکارا ''غم نہ کرو! یقیناً تمہارے پروردگار نے تمہارے نیچے ایک چشمہ رواں کر دیا ہے۔ (٢٥) کھجور کے اس درخت کے تنے کو اپنی طرف ہلا لو۔ یہ تمہارے اوپر تروتازہ کھجوریں ٹپکا دے گا۔

فَكُلِىْ وَاشْرَبِىْ وَقَرِّىْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ
فَقُوْلِىْٓ اِنِّىْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ۚ ﴿٢٦﴾
فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ؕ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا ﴿٢٧﴾
يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ
بَغِيًّا ۖۚ ﴿٢٨﴾ فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ؕ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِى الْمَهْدِ
صَبِيًّا ﴿٢٩﴾ قَالَ اِنِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ ؕ قف اٰتٰنِىَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِىْ نَبِيًّا ۙ ﴿٣٠﴾
وَّجَعَلَنِىْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَاَوْصٰنِىْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ
مَا دُمْتُ حَيًّا ۖ ﴿٣١﴾ وَّبَرًّاۢ بِوَالِدَتِىْ ز وَلَمْ يَجْعَلْنِىْ جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿٣٢﴾
وَالسَّلٰمُ عَلَىَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ﴿٣٣﴾
ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِىْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿٣٤﴾
مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا
يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ؕ ﴿٣٥﴾ وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّىْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ
هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٣٦﴾ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ
فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿٣٧﴾ اَسْمِعْ بِهِمْ
وَاَبْصِرْ ۙ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٨﴾

(۲۶) سوتم کھاؤاور پیئو۔اور آنکھیں ٹھنڈی کرلو۔ پھر اگر کوئی آدمی تمہیں نظر آئے تو اشارہ کردینا، کہ ''یقیناً میں نے تو اللہ کے لیے روزے کی نیت کر رکھی ہے۔ اس لیے آج میں کسی انسان سے نہ بولوں گی۔''

(۲۷) پھر وہ اُسے اُٹھائے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئیں۔ انہوں نے کہا ''اے مریمؑ! یہ تو تو نے بڑے غضب کا کام کرڈالا!

(۲۸) اے (حضرت) ہارونؑ کی بہن! نہ تیرا باپ کوئی بُرا آدمی تھا اور نہ ہی تیری ماں بدکار تھی!''

(۲۹) انہوں نے اُس (بچے) کی طرف اشارہ کردیا۔لوگ بولے: ''ہم اس سے کیسے بات کریں جو ابھی گہوارے میں پڑا ہوا بچہ ہے؟''

(۳۰) وہ (بچہ) بول اُٹھا: ''میں یقیناً اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں۔ اُس نے مجھے کتاب دی اور نبیؑ بنایا۔

(۳۱) اُس نے مجھے بابرکت کیا جہاں کہیں بھی میں ہوں۔ مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا جب تک میں زندہ رہوں۔

(۳۲) اُس نے مجھے اپنی والدہ پر مہربان بنایا۔اُس نے مجھے سرکش اور بدبخت نہیں بنایا۔(۳۳) سلام ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا،جس دن میں مروں اور جس دن میں زندہ کر کے اُٹھایا جاؤں۔''

(۳۴) یہ ہے عیسیٰؑ،مریم کا بیٹا۔ (اور یہ ہے) ایک سچا بیان جس میں لوگ شک کر رہے ہیں۔

(۳۵) اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں کہ وہ کسی کو بیٹا بنالے۔ وہ پاک ذات ہے۔ وہ جب کسی کام کا فیصلہ کرتا ہے، تو بس اُس کو ارشاد فرمادیتا ہے کہ ''ہوجا''، تو وہ ہوجاتا ہے۔(۳۶) بے شک اللہ تعالیٰ میرا پروردگار بھی ہے اور تمہارا پروردگار بھی۔اس لیے تم اُسی کی عبادت کرو۔یہی سیدھا راستہ ہے۔

(۳۷) پھر مختلف گروہ آپس میں اختلاف کرنے لگے۔سواُن کافروں کے لیے اُس بڑے دن کے دیکھنے سے بڑی تباہی ہوگی۔

(۳۸) جس دن یہ ہمارے پاس آئیں گے تو وہ خوب اچھی طرح سن رہے اور خوب دیکھ رہے ہوں گے۔ لیکن آج (یہی) ظالم کھلی گمراہی میں ہیں۔

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ ۘ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٤٠﴾ ع وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۬ؕ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿٤١﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْـًٔا ﴿٤٢﴾ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْۤ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿٤٣﴾ يٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ﴿٤٤﴾ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْۤ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ﴿٤٥﴾ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ﴿٤٦﴾ قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ﴿٤٧﴾ وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ۖ عَسٰۤى اَلَّاۤ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ﴿٤٨﴾ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿٤٩﴾ وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿٥٠﴾ ع وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰۤى ۫ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿٥١﴾

وقف لازم

ع ٤٥ / ٥

ع ٣ / ٦

(۳۹)انہیں حسرت کے دن سے خبردار کردو جب کہ فیصلہ ہو چکا ہے۔ مگر وہ غفلت میں پڑے ہیں اور ایمان نہیں لاتے۔(۴۰) بے شک زمین اور جو کچھ اس میں ہے، اُس کے وارث ہم ہوں گے۔ یہ(سب) ہماری طرف ہی پلٹائے جائیں گے۔

## رکوع (۳) حضرت ابراہیمؑ کا اپنے بت پرست باپ سے خطاب

(۴۱)اس کتاب میں (حضرت) ابراہیمؑ کا (قصہ) بیان کرو۔ بے شک وہ ایک سچے انسان اور نبیؐ تھے۔ (۴۲)جب انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ:"اباجان! آپ ایسی چیز کی پوجا کیوں کرتے ہیں جو نہ سنتی ہے نہ دیکھتی ہے اور نہ آپ کے کچھ کام آسکتی ہے؟(۴۳) اباجان! میرے پاس ایسا علم پہنچا ہے جو آپ کے پاس نہیں آیا، سو آپ میری پیروی کریں، میں آپ کو سیدھا راستہ بتاؤں گا۔(۴۴)اباجان! آپ شیطان کی پوجا نہ کریں۔ شیطان بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے۔(۴۵)اباجان! مجھے ڈر ہے کہ کہیں آپ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی عذاب نہ آپڑے، اور پھر آپ شیطان کے ساتھی بن جائیں۔"(۴۶) اُس نے کہا: "اے ابراہیمؑ! کیا تم میرے معبودوں سے پھر گئے ہو؟ اگر تم باز نہ آئے تو میں تمہیں ضرور پتھر مار مار کر ہلاک کردوں گا۔ بس تم ہمیشہ کے لیے مجھ سے الگ ہوجاؤ!"(۴۷) (حضرت ابراہیمؑ نے) کہا:"سلام ہے آپ کو، میں اپنے پروردگار سے آپ کی معافی کی درخواست کروں گا، بیشک وہ مجھ پر بڑا ہی مہربان ہے۔(۴۸) میں آپ لوگوں کو بھی چھوڑتا ہوں اور اُن کو بھی جنہیں آپ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پکارا کرتے ہیں، میں تو اپنے پروردگار ہی کو پکاروں گا، اُمید ہے کہ میں اپنے پروردگار کو پکار کے نامراد نہ رہوں گا۔"(۴۹) سو جب وہ اُن لوگوں سے اور اُن سے جن کی وہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر عبادت کرتے تھے، علیحدہ ہو گئے تو ہم نے انہیں (حضرت) اسحاقؑ اور (حضرت) یعقوبؑ جیسی اولاد دی۔ ہم نے ہر ایک کو نبیؐ بنایا۔(۵۰) ہم نے ان کو اپنی رحمت سے نوازا اور اُن کا ذکر خیر بلند و بالا کیا۔

## رکوع (۴) چند چنے ہوئے نبیؐ

(۵۱)اس کتاب میں (حضرت) موسیٰؑ کا ذکر (بھی) کرو۔ یقیناً وہ ایک چنے ہوئے شخص تھے۔ رسولؑ بھی تھے اور نبیؐ بھی۔

وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿۵۲﴾ وَوَهَبْنَا
لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴿۵۳﴾ وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ
اِسْمٰعِيْلَ ز اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ج ﴿۵۴﴾ وَكَانَ
يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ص وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿۵۵﴾
وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ز اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا قلے ﴿۵۶﴾ وَّرَفَعْنٰهُ
مَكَانًا عَلِيًّا ﴿۵۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ
مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ق وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ز وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ
وَاِسْرَآءِيْلَ ز وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ط اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ
الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ۩ ﴿۵۸﴾ فَخَلَفَ مِنْ م بَعْدِهِمْ خَلْفٌ
اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا لا ﴿۵۹﴾
اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ
وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْـًٔا لا ﴿۶۰﴾ جَنّٰتِ عَدْنِ اِلَّتِىْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ
عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ط اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ﴿۶۱﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ
فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ط وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿۶۲﴾
تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِىْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿۶۳﴾

السّجدة ۵

(۵۲) ہم نے انہیں طور کے داھنی جانب سے پکارا، اور انہیں راز کی باتیں کرنے کے لیے مقرب بنایا۔

(۵۳) انہیں اپنی رحمت سے نواز کران کے ساتھ ان کے بھائی ہارونؑ کو نبی بنایا۔

(۵۴) اس کتاب میں (حضرت) اسماعیلؑ کا ذکر (بھی) کرو۔ بلاشبہ وہ وعدے کے سچے اور رسول، نبی تھے۔

(۵۵) وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کی تلقین کرتے تھے۔ وہ اپنے پروردگار کے نزدیک پسندیدہ تھے۔

(۵۶) اس کتاب میں (حضرت) ادریسؑ کا (بھی) ذکر کرو۔ بیشک وہ ایک راستباز انسان اور نبیؑ تھے۔

(۵۷) ہم نے اُنہیں بلند مرتبے تک پہنچایا تھا۔

(۵۸) یہ نبی ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا، آدم کی اولاد میں سے اور اُن میں سے جنہیں ہم نے نوحؑ کے ساتھ (کشتی میں) سوار کیا تھا، ابراہیمؑ اور اسرائیلؑ کی نسل سے اور اُن میں سے جنہیں ہم نے ہدایت بخشی اور مقبول بنایا۔ جب اُن کے سامنے اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھی جاتی تھیں تو وہ روتے ہوئے سجدہ میں گر جاتے تھے۔ (نوٹ: یہاں سجدہ کریں)!

(۵۹) پھر ان کے بعد ایسے (نا اہل) لوگ اُن کے جانشین ہوئے جنھوں نے نماز کو برباد کر دیا اور نفسانی خواہشوں کی پیروی کرنے لگے۔ تو جلدی ہی وہ تباہی سے دوچار ہوں گے۔

(۶۰) سوائے ان کے جو توبہ کرلیں، ایمان لے آئیں اور نیک کام کریں۔ ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ اُن کی ذرا بھی حق تلفی نہ ہوگی۔

(۶۱) (اُن کے لیے ہیں) سرسبز و شاداب باغ، جن کا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے غائبانہ وعدہ کر رکھا ہے۔ اُس کا وعدہ یقیناً پورا ہو کر رہنا ہے۔

(۶۲) وہ سلامتی کے علاوہ وہاں کوئی بیہودہ بات نہ سنیں گے۔ اُس میں اُنہیں صبح و شام اُن کا رزق ملا کرے گا۔

(۶۳) یہ ہے وہ جنت جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے اُسے بنائیں گے جو پرہیزگار ہو۔

وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا
وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ۚ﴿٦٤﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ؕ هَلْ تَعْلَمُ
لَهٗ سَمِيًّا ﴿٦٥﴾ ع وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ﴿٦٦﴾
اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْـًٔا ﴿٦٧﴾
فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ
جِثِيًّا ۚ﴿٦٨﴾ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ
عِتِيًّا ۚ﴿٦٩﴾ ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾ وَاِنْ
مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۚ﴿٧١﴾ ثُمَّ نُنَجِّى
الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴿٧٢﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ
اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ۙ اَىُّ الْفَرِيْقَيْنِ
خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿٧٣﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ
اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا ﴿٧٤﴾ قُلْ مَنْ كَانَ فِى الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ
الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا
السَّاعَةَ ؕ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا ﴿٧٥﴾

(٦۴) ہم (فرشتے) تمہارے پروردگار کے حکم کے بغیر نہیں اُترا کرتے۔ جو کچھ ہمارے آگے ہے، جو کچھ ہمارے پیچھے ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، اُسی کا ہے۔ اور تمہارا پروردگار بھولنے والا نہیں ہے۔ (٦۵) (وہ ہے) پروردگار آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ اُن دونوں کے درمیان ہے۔ سو اُسی کی عبادت کیا کرو اور اُس کی عبادت میں ثابت قدم رہو۔ کیا تم اُس کے برابر کا کسی کو جانتے ہو؟

## رکوع (۵) باقی رہ جانے والی نیکیاں ہی بہتر ہیں!

(٦٦) انسان کہتا ہے: ''جب میں مر جاؤں گا تو کیا پھر واقعی میں زندہ کر کے نکالا جاؤں گا؟'' (٦٧) کیا انسان کو یاد نہیں آتا کہ ہم پہلے اس کو پیدا کر چکے ہیں، جب کہ وہ کچھ بھی نہ تھا؟ (٦٨) سو قسم ہے تیرے پروردگار کی، ہم ضرور ان کو اور شیطانوں کو بھی گھیر لائیں گے۔ پھر جہنم کے پاس لا کر انہیں گھٹنوں کے بل گرا دیں گے۔ (٦٩) پھر ہر گروہ میں سے ہر اُس شخص کو چھانٹ لیں گے جو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں سب سے زیادہ سرکش بنا ہوا تھا۔ (٧٠) یقیناً ہم (خود) ایسے لوگوں کو خوب جانتے ہیں جو اُس (جہنم) میں جھونکے جانے کے سب سے زیادہ مستحق ہیں۔ (٧١) تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو اُس (جہنم) سے نہ گزرے۔ یہ تیرے پروردگار کی طے شدہ بات ہے، جسے پورا ہو کر رہنا ہے۔ (٧٢) پھر ہم اُن لوگوں کو بچا لیں گے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرا کرتے تھے اور ظالموں کو اُسی میں گھٹنوں کے بل گرا ہوا چھوڑ دیں گے۔

(٧٣) جب ان لوگوں کو ہماری کھلی آیتیں سنائی جاتی ہیں تو کافر لوگ ایمان لانے والوں سے کہتے ہیں کہ ''(ہم) دونوں فریقوں میں سے کون بہتر حالت میں ہے اور کس کی محفل زیادہ شاندار ہے؟'' (٧۴) حالانکہ ان سے پہلے ہم کتنی ہی ایسی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں جو ساز و سامان اور ظاہری شان و شوکت میں ان سے کہیں اچھی تھیں۔

(٧۵) ان سے کہو: ''جو کوئی گمراہی میں مبتلا ہو، اللہ تعالیٰ اُسے ڈھیل دیے چلا جائے۔ یہاں تک کہ جب ایسے لوگ وہ چیز دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے، چاہے وہ عذاب ہو یا (قیامت کی) گھڑی، تب اُنہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس کا حال بُرا ہے اور کس کا جتھا کمزور!''

وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ؕ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ
عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿۷۶﴾ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا
وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿۷۷﴾ ؕ اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ
الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۷۸﴾ ۙ كَلَّا ؕ سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ
مَدًّا ﴿۷۹﴾ ۙ وَّنَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا ﴿۸۰﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ﴿۸۱﴾ ۙ كَلَّا ؕ سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ
وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿۸۲﴾ ع اَلَمْ تَرَ اَنَّاۤ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى
الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ﴿۸۳﴾ ۙ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿۸۴﴾ ۚ
يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿۸۵﴾ ۙ وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى
جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿۸۶﴾ ۘ لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ
عَهْدًا ﴿۸۷﴾ ۘ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿۸۸﴾ ؕ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـًٔا اِدًّا ﴿۸۹﴾ ۙ
تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿۹۰﴾ ۙ
اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿۹۱﴾ ۚ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿۹۲﴾ ؕ
اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّاۤ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿۹۳﴾ ؕ لَقَدْ
اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿۹۴﴾ ؕ وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ﴿۹۵﴾

ع ٥ — وقف لازم — وقف لازم

(۷۶) اللہ تعالیٰ ہدایت اختیار کرنے والوں کی ہدایت بڑھاتا ہے۔ اور ہمیشہ کے لیے باقی رہ جانے والی نیکیاں ہی آپ کے پروردگار کے نزدیک جزا اور انجام کے اعتبار سے بہتر ہیں۔ (۷۷) بھلا آپ نے اُس شخص کو بھی دیکھا جو ہماری آیتوں کا اِنکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ''میں مال اور اولاد سے ضرور نوازا ہی جاتا رہوں گا!''
(۷۸) کیا اسے غیب کا پتہ چل گیا ہے یا اس نے اللہ تعالیٰ سے کوئی عہد لے رکھا ہے؟
(۷۹) ہرگز نہیں، یہ جو کچھ بکتا ہے ہم اسے لکھ لیں گے۔ ہم اُس کے لیے عذاب بڑھاتے چلے جائیں گے۔
(۸۰) اُس کی کہی ہوئی چیزوں کے ہم وارث رہ جائیں گے۔ وہ تنہا ہو کر ہمارے سامنے حاضر ہوگا۔
(۸۱) ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کچھ معبود بنا رکھے ہیں تا کہ وہ ان کے لیے طاقت کا سبب ہوں۔
(۸۲) ہرگز نہیں! بلکہ وہ تو اُن کی عبادت ہی کا انکار کر دیں گے اور (اُلٹے) اُن کے مخالف ہو جائیں گے۔

## رکوع (۶) حق کا انکار کرنے والوں کا انجام

(۸۳) کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ ہم نے اُن کافروں پر شیطان چھوڑ رکھے ہیں اور وہ اُن کو بہت زیادہ اکساتے رہتے ہیں۔ (۸۴) سو تم ان کے لیے جلدی مت کرو۔ یقیناً ہم خود اُن کے (دن) گن رہے ہیں۔
(۸۵) جس دن ہم پرہیزگاروں کو اللہ رحمن کے سامنے معزز مہمانوں کی طرح پیش کر دیں گے، (۸۶) اور مجرموں کو جہنم کی طرف پیاسے جانوروں کی طرح ہانک کر پہونچا دیں گے، (۸۷) اس وقت کوئی سفارش کا اختیار نہ رکھے گا۔ سوائے اُس کے جس نے اللہ رحمن سے اجازت حاصل کر لی ہو۔ (۸۸) وہ کہتے ہیں کہ ''اللہ رحمن نے (کسی) کو بیٹا بنا لیا ہے!'' (۸۹) سخت بیہودہ بات ہے، جو تم نے گھڑ رکھی ہے! (۹۰) قریب ہے کہ اِس پر آسمان پھٹ پڑیں، زمین کے پرخچے اُڑ جائیں اور پہاڑ ٹوٹ کر گر پڑیں، (۹۱) کہ لوگوں نے اللہ رحمن کے لیے بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا ہو۔ (۹۲) حالانکہ اللہ رحمن کی یہ شان نہیں کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے۔
(۹۳) آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہیں، سب اس کے سامنے بندے کی حیثیت سے پیش ہوں گے۔
(۹۴) وہ سب کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ اُس نے سب کو ٹھیک ٹھیک شمار کر رکھا ہے۔ (۹۵) قیامت کے دن سب کے سب اُس کے سامنے فرداً فرداً حاضر ہوں گے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ
وُدًّا ﴿۹۶﴾ فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِیْنَ وَ تُنْذِرَ
بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ﴿۹۷﴾ وَ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ؕ هَلْ تُحِسُّ
مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿۹۸﴾ ع

النصف ع ٦

## (٢٠) سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ (٤٥)

اٰیَاتُهَا ١٣٥ — رُكُوْعَاتُهَا ٨

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

طٰهٰ ﴿۱﴾ ج مَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰۤى ﴿۲﴾ لا اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ
یَّخْشٰى ﴿۳﴾ لا تَنْزِیْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَ السَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ﴿۴﴾ ؕ
اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ﴿۵﴾ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی
الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا وَ مَا تَحْتَ الثَّرٰى ﴿۶﴾ وَ اِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ
فَاِنَّهٗ یَعْلَمُ السِّرَّ وَ اَخْفٰى ﴿۷﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْاَسْمَآءُ
الْحُسْنٰى ﴿۸﴾ وَ هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ مُوْسٰى ﴿۹﴾ م اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ
لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْۤ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ
اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ﴿۱۰﴾ فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِیَ یٰمُوْسٰى ﴿۱۱﴾ ؕ اِنِّیْۤ
اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ ج اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۲﴾ ؕ

منزل ۴

وقف لازم

(٩٦) یقیناً جو لوگ ایمان لے آئے ہیں اور اچھے کام کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ اُن کے لیے محبت پیدا کر دے گا۔ (٩٧) سو یقیناً ہم نے اس (قرآن) کو تمہاری ہی زبان میں آسان کر دیا ہے تاکہ تم اس سے پرہیزگاروں کو خوشخبری دے دو اور جھگڑالو لوگوں کو خبردار کر دو۔ (٩٨) اس سے پہلے ہم کتنی ہی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں۔ تو پھر کیا تم ان میں سے کسی کا نشان پاتے ہو یا تمہیں ان کی بھنک بھی سنائی دیتی ہے؟

سورہ (٢٠)

آیتیں: ١٣٥ | طٰهٰ (ط، ہ) | رکوع: ٨

## مختصر تعارف

یہ مکی سورت دو حروفِ مقطعات ط، ہ سے شروع ہوتی ہے اور یہی اس کا عنوان بھی ہے۔ کل آیتیں ١٣٥ ہیں، جو پارے کے ختم کے ساتھ ہی ختم ہو جاتی ہیں۔ اس سورت میں حضرت موسیٰؑ و فرعون کا قصہ، قرآنِ مجید کی عظمت، اس پر اعتراض کرنے والوں کی سزا، قیامت کے دن اور آدمؑ کے قصہ کے بعض پہلو بھی بیان ہوئے ہیں۔ آخر میں مسلمانوں کو صبر و تحمل سے کام لینے اور وعظ و نصیحت جاری رکھنے کی تلقین کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

### رکوع (١) طور پہاڑ پر حضرت موسیٰؑ کو رسالت اور معجزے عطا ہوئے

(١) ط، ہ۔ (٢) ہم نے یہ قرآن مجید تم پر اس لیے نازل نہیں کیا کہ تم مصیبت میں پڑ جاؤ۔ (٣) یہ تو صرف ایک یاددہانی ہے اُس کے لیے جو ڈرتا ہو۔ (٤) یہ اُس ذات کی طرف سے نازل کیا گیا ہے جس نے زمین اور بلند آسمانوں کو پیدا کیا ہے۔ (٥) وہ بڑی رحمت والا عرش پر قائم ہے۔ (٦) جو کچھ بھی آسمانوں میں ہے، اور جو کچھ زمین میں ہے، جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور جو کچھ مٹی کے نیچے ہے، سب کچھ اُسی کا ہے۔ (٧) تم اگر پکار کر بات کہو تو وہ تو یقیناً چپکے سے کہی ہوئی بات بلکہ اس سے بھی زیادہ چھپی ہوئی بات بھی جانتا ہے۔ (٨) اللہ تعالیٰ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کے نام اچھے اچھے ہیں۔ (٩) کیا تمہیں کچھ حضرت موسیٰؑ کی خبر بھی پہنچی ہے؟ (١٠) جب انہوں نے ایک آگ دیکھی تو انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا: ”تم ٹھہرے رہو۔ میں نے یقیناً آگ دیکھی ہے۔ شاید اس میں سے تمہارے لیے ایک آدھ انگارا لے آؤں، یا اس آگ کے پاس سے مجھے کوئی رہنمائی مل جائے۔“ (١١) تو جب وہ اُس کے پاس پہونچے تو انہیں پکارا گیا: ”اے موسیٰؑ! (١٢) یقیناً میں ہی تمہارا پروردگار ہوں۔ اپنی جوتیاں اُتار دو! بلاشبہ تم طویٰ کی مقدس وادی میں ہو۔

وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ﴿١٣﴾ اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ
اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ﴿١٤﴾ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ
اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا تَسْعٰى ﴿١٥﴾ فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا
يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ﴿١٦﴾ وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ﴿١٧﴾
قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا
مَاٰرِبُ اُخْرٰى ﴿١٨﴾ قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ﴿١٩﴾ فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ
تَسْعٰى ﴿٢٠﴾ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ وقفة سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ﴿٢١﴾
وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً
اُخْرٰى ﴿٢٢﴾ ۙ لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ﴿٢٣﴾ ۚ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ
اِنَّهٗ طَغٰى ﴿٢٤﴾ ع قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿٢٥﴾ ۙ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ﴿٢٦﴾ ۙ
ع ٢٤ ٢
وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿٢٧﴾ ۙ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿٢٨﴾ ص وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا
مِّنْ اَهْلِيْ ﴿٢٩﴾ ۙ هٰرُوْنَ اَخِي ﴿٣٠﴾ ۙ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ﴿٣١﴾ ۙ وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ
اَمْرِيْ ﴿٣٢﴾ ۙ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٣﴾ ۙ وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٤﴾ ط اِنَّكَ كُنْتَ
بِنَا بَصِيْرًا ﴿٣٥﴾ قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا
عَلَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰٓى ﴿٣٧﴾ ۙ اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى ﴿٣٨﴾ ۙ

(۱۳) میں نے تمہیں چن لیا ہے۔ سو جو کچھ وحی کی جا رہی ہے اُسے سن لو! (۱۴) یقیناً میں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ سو تم میری ہی عبادت کیا کرو۔ میری ہی یاد کے لیے نماز قائم کیا کرو۔ (۱۵) بلاشبہ (قیامت کی) گھڑی آنے والی ہے۔ میں اُسے پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں۔ تاکہ ہر شخص اپنی کوشش کے مطابق بدلہ پائے۔ (۱۶) تو کوئی ایسا شخص جو اُس پر ایمان نہ رکھتا ہو اور اپنی نفسانی خواہش کی پیروی کرتا ہو کہیں تمہیں اُس (نماز) سے روک نہ دے۔ ورنہ تم ہلاکت میں پڑ جاؤ گے۔ (۱۷) اے موسیٰ! یہ تمہارے داہنے ہاتھ میں کیا ہے؟" (۱۸) (حضرت موسیٰ نے) جواب دیا: "یہ میری لاٹھی ہے۔ اس پر ٹیک لگاتا ہوں، اس سے اپنی بھیڑ بکریوں کے لیے پتے جھاڑتا ہوں۔ اور اس میں میرے لیے اور فائدے بھی ہیں۔" (۱۹) فرمایا: "اے موسیٰ، اسے ڈال دو!" (۲۰) سو انہوں نے اُسے ڈال دیا تو وہ اچانک ایک دوڑتا ہوا سانپ بن گئی۔ (۲۱) فرمایا: "اسے اٹھالو اور ڈرو نہیں۔ ہم اِسے اس کی پہلی حالت پر لوٹا دیں گے۔ (۲۲) ذرا اپنا ہاتھ اپنی بغل میں دباؤ۔ وہ کسی تکلیف کے بغیر چمکتا ہوا نکلے گا۔ (یہ ہے) دوسری نشانی۔ (۲۳) تاکہ ہم تمہیں اپنی بعض بڑی نشانیاں دکھلائیں۔ (۲۴) تم فرعون کے پاس جاؤ۔ بلاشبہ وہ سرکش ہو گیا ہے۔"

## رکوع (۲) حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون، فرعون کے دربار میں

(۲۵) (حضرت موسیٰ نے) عرض کیا: "پروردگار! میرا سینہ کھول دے۔ (۲۶) میرے کام کو میرے لیے آسان کر دے۔ (۲۷) میری زبان کی گرہ (لکنت) ہٹا دے۔ (۲۸) (تاکہ) لوگ میری بات سمجھ سکیں۔ (۲۹) اور میرے لیے میرے کنبے سے ایک مددگار مقرر فرما دے۔ (۳۰) (یعنی) ہارون کو، جو میرا بھائی ہے۔ (۳۱) اُس کے ذریعہ سے میری قوت مضبوط کر۔ (۳۲) اُسے میرے کام میں شریک کر دے، (۳۳) تاکہ ہم تیری پاکی کثرت سے بیان کریں، (۳۴) اور تیرا خوب ذکر کریں۔ (۳۵) بیشک تو ہمیشہ ہم پر نگراں رہا ہے۔" (۳۶) فرمایا: "اے موسیٰ! تمہاری درخواست منظور ہوئی۔ (۳۷) ہم ایک بار پہلے بھی تم پر احسان کر چکے ہیں۔ (۳۸) جب ہم نے تمہاری ماں کو ایسا اشارہ کیا تھا جو وحی کیا جاتا ہے،

اَنِ اقْذِفِيْهِ فِي التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ
بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّيْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ؕ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً
مِّنِّيْ ۚ۬ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ ﴿۳۹﴾ اِذْ تَمْشِيْۤ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ
اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ ؕ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰۤى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا
تَحْزَنَ ؕ۬ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ۬ قف
فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْۤ اَهْلِ مَدْيَنَ ۬ۙ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ﴿۴۰﴾
وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ ۚ﴿۴۱﴾ اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ
ذِكْرِيْ ۚ﴿۴۲﴾ اِذْهَبَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۚۖ﴿۴۳﴾ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا
لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ﴿۴۴﴾ قَالَا رَبَّنَاۤ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَاۤ
اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿۴۵﴾ قَالَ لَا تَخَافَاۤ اِنَّنِيْ مَعَكُمَاۤ اَسْمَعُ وَاَرٰى ﴿۴۶﴾
فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَاۤ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۬ۙ
وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ؕ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ؕ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ
اتَّبَعَ الْهُدٰى ﴿۴۷﴾ اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَاۤ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ
وَتَوَلّٰى ﴿۴۸﴾ قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ﴿۴۹﴾ قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْۤ اَعْطٰى
كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿۵۰﴾ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ﴿۵۱﴾

وقف لازم

(٣٩) کہ اس (بچے) کو صندوق میں رکھ دو اور پھر اسے دریا میں چھوڑ دو۔ دریا اسے ساحل پر ڈال دے گا اور اسے میرا دشمن اور اس (بچے) کا دشمن اُٹھا لے گا۔ میں نے اپنی طرف سے تمہاری محبت ڈال دی اور (ایسا انتظام کیا) کہ تم میری نگرانی میں پرورش پاؤ۔

(٤٠) جب تمہاری بہن جاتی ہے اور کہتی ہے: ''میں تمہیں ایسے شخص کا پتہ دوں جو اس (بچے) کی پرورش (اچھی طرح) کرے؟'' پھر ہم نے تمہیں واپس تمہاری ماں کے پاس پہنچا دیا، تا کہ اُس کی آنکھ ٹھنڈی رہے اور وہ رنجیدہ نہ ہو۔ تم نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا۔ ہم نے تمہیں (اس) غم سے نجات دی۔ تمہیں مختلف آزمائشوں سے گزارا۔ پھر تم مدین والوں میں کئی برس رہے۔ اے موسیٰ ؑ! اب تم ٹھیک وقت متعین پر (یہاں) آ پہنچے ہو۔

(٤١) میں نے تمہیں اپنے (مشن کے) لیے تیار کر لیا ہے۔ (٤٢) تو اب تم اور تمہارا بھائی میری نشانیاں لے کر جاؤ اور میری یاد میں سستی مت کرنا۔ (٤٣) تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ۔ بیشک وہ سرکش ہو گیا ہے۔

(٤٤) تو اس سے نرمی کے ساتھ بات کرنا۔ شاید کہ وہ نصیحت قبول کر لے یا ڈر جائے۔''

(٤٥) دونوں نے عرض کیا: ''ہمارے پروردگار! ہمیں اندیشہ ہے کہ وہ ہم پر زیادتی میں جلد بازی کر بیٹھے یا سرکشی کر دے۔''

(٤٦) فرمایا: ''ڈرو مت۔ میں تم دونوں کے ساتھ ہوں، سب کچھ سن رہا ہوں اور دیکھ رہا ہوں۔ (٤٧) سو تم اُس کے پاس جاؤ اور کہو! یقیناً ہم دونوں تیرے پروردگار کے پیغمبرؑ ہیں۔ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے دے۔ اور انہیں اذیت مت دے۔ ہم تیرے پاس تیرے پروردگار کی نشانی لے کر آئے ہیں۔ سلامتی ہے اُس پر جو سیدھے راستے پر چلے۔ (٤٨) یقیناً ہمیں وحی سے بتایا گیا ہے کہ جو جھٹلائے اور منہ موڑے اُس کے لیے عذاب ہے۔'' (٤٩) (فرعون) بولا: ''اچھا تو پھر تم دونوں کا پروردگار کون ہے، اے موسیٰ ؑ!''

(٥٠) (حضرت موسیٰ ؑ نے) جواب دیا: ''ہمارا پروردگار وہ ہے جس نے ہر چیز کو اُس کی بناوٹ بخشی، پھر رہنمائی فرمائی۔'' (٥١) (فرعون نے) کہا: ''اچھا تو پہلی نسلوں کا کیا حال ہوا؟''

قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ فِیْ كِتٰبٍ ۚ لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَ لَا یَنْسَى ﴿۵۲﴾ الَّذِیْ
جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّ سَلَكَ لَكُمْ فِیْهَا سُبُلًا وَّ اَنْزَلَ
مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ فَاَخْرَجْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ﴿۵۳﴾ كُلُوْا
وَ ارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی النُّهٰى ﴿۵۴﴾ ع مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ
وَ فِیْهَا نُعِیْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿۵۵﴾ وَ لَقَدْ اَرَیْنٰهُ
اٰیٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَ اَبٰى ﴿۵۶﴾ قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا
بِسِحْرِكَ یٰمُوْسٰى ﴿۵۷﴾ فَلَنَاْتِیَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكَ
مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَ لَاۤ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿۵۸﴾ قَالَ مَوْعِدُكُمْ
یَوْمُ الزِّیْنَةِ وَ اَنْ یُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿۵۹﴾ فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ
كَیْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿۶۰﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَیْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا
فَیُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَ قَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿۶۱﴾ فَتَنَازَعُوْۤا اَمْرَهُمْ
بَیْنَهُمْ وَ اَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿۶۲﴾ قَالُوْۤا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ یُرِیْدٰنِ اَنْ
یُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَ یَذْهَبَا بِطَرِیْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿۶۳﴾
فَاَجْمِعُوْا كَیْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَ قَدْ اَفْلَحَ الْیَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿۶۴﴾
قَالُوْا یٰمُوْسٰۤى اِمَّاۤ اَنْ تُلْقِیَ وَ اِمَّاۤ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿۶۵﴾

(۵۲) (حضرت موسیٰ ؑ نے ) کہا: ''اس کا علم میرے پروردگار کے پاس ایک اعمال نامے میں (محفوظ) ہے۔ میرا پروردگار نہ غلطی کرتا ہے اور نہ بھولتا ہے۔ (۵۳) وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کا فرش بچھایا، اس میں تمہارے لیے راستے بنائے، آسمان سے پانی برسایا۔ پھر اُس کے ذریعہ ہم نے مختلف قسم کے پیڑ پودے پیدا کیے۔ (۵۴) خود کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو بھی چراؤ۔ یقیناً اس میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔''

## رکوع (۳) معجزوں اور جادوؤں کا تاریخی معرکہ

(۵۵) اسی (زمین) سے ہم نے تمہیں پیدا کیا ہے، اسی میں ہم تمہیں واپس لے جائیں گے، اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔ (۵۶) ہم نے اُس (فرعون) کو اپنی سب نشانیاں دکھائیں مگر وہ جھٹلاتا رہا اور انکار کرتا رہا۔ (۵۷) فرعون کہنے لگا: ''(اے موسیٰ)! کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ اپنے جادو سے ہمیں ہمارے ملک سے نکال کر باہر کر دو؟ (۵۸) سو اب ہم بھی تمہارے مقابلے میں ایسا ہی جادو لاتے ہیں۔ تم ہمارے اور اپنے درمیان ایک وقت طے کر لو، نہ ہم اس کی خلاف ورزی کریں اور نہ تم کرو۔ کسی کھلے میدان میں (مقابلہ ہو جائے!)''

(۵۹) حضرت موسیٰ ؑ نے ) کہا: ''تمہارے لیے وقت جشن کا دن ہوگا۔ دن چڑھے لوگ جمع ہوں۔''

(۶۰) فرعون پلٹا، اُس نے اپنے حربے اکٹھا کر لیے اور پھر (سامنے) آ گیا۔

(۶۱) (حضرت) موسیٰ ؑ نے اُن سے کہا: ''ارے کم بختو! اللہ تعالیٰ پر جھوٹی باتیں مت باندھو۔ ورنہ وہ کسی عذاب سے تمہارا ستیاناس کر دے گا۔ جو بھی جھوٹ گھڑتا ہے اسے نامراد ہونا ہے۔'' (۶۲) اس پر اُن میں آپس میں مشورہ ہوا۔ اور وہ چپکے چپکے خفیہ مشورے کرنے لگے۔ (۶۳) اُنہوں نے کہا: ''یہ دونوں تو بس جادوگر ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ اپنے جادو کے زور سے تمہیں تمہارے ملک سے بے دخل کر دیں۔ اور تمہاری زندگی کے مثالی طریقہ کا خاتمہ کر دیں۔ (۶۴) سو اپنی تمام تدبیریں اکٹھی کر لو اور لائن لگا کر آ جاؤ۔ آج وہی کامیاب ہے جو غالب ہو۔ (۶۵) جادوگر بولے: ''اے موسیٰ ؑ! تم اپنا کرتب دکھاتے ہو یا پہلے ہم ہی دکھائیں؟''

قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ
سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿٦٦﴾ فَاَوْجَسَ فِىْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿٦٧﴾
قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿٦٨﴾ وَاَلْقِ مَا فِىْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا
صَنَعُوْا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ؕ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴿٦٩﴾
فَاُلْقِىَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ﴿٧٠﴾ قَالَ
اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ؕ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِىْ عَلَّمَكُمُ
السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ
فِىْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ۫ وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى ﴿٧١﴾ قَالُوْا
لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِىْ فَطَرَنَا فَاقْضِ
مَآ اَنْتَ قَاضٍ ؕ اِنَّمَا تَقْضِىْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٧٢﴾ ؕ اِنَّآ اٰمَنَّا
بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ؕ وَاللّٰهُ
خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿٧٣﴾ اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ
لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿٧٤﴾ وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ
الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿٧٥﴾ ۙ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِىْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿٧٦﴾ ع

الثلثة

ع ٣ ٢٢ ١٢

(۶۶) (حضرت موسیٰ ؑ نے) کہا: ''نہیں، تم ہی دکھاؤ!'' اچانک اُن کی رسیاں اور اُن کی لاٹھیاں اُن کے جادو کے زور سے اُسے دوڑتی ہوئی محسوس ہونے لگیں۔

(۶۷) سو (حضرت) موسیٰ ؑ کے دل میں خوف پیدا ہوا۔ (۶۸) ہم نے کہا: ''مت ڈرو، بیشک تم ہی غالب رہو گے۔ (۶۹) یہ تمہارے داھنے ہاتھ میں جو کچھ ہے اسے ڈال دو! ابھی ان کے بنائے ہوئے کو نگل جائے گا۔ یہ جو کچھ بنالائے ہیں، وہ اصل میں جادو کا فریب ہے۔ جادوگر جس طرح بھی آئے، کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا!'' (۷۰) آخر جادوگر سجدے میں گر گئے۔ وہ پکار اُٹھے: ''ہم تو ہارونؑ اور موسیٰ ؑ کے پروردگار پر ایمان لاتے ہیں!''

(۷۱) (فرعون نے) کہا: ''تم نے اُس پر ایمان کی بات مان لی، اس سے پہلے کہ میں تمہیں اجازت دیتا؟ یقیناً یہی تمہارے بڑے ہیں، انہوں نے ہی تمہیں جادوگری سکھائی ہے! اچھا اب میں تمہارے ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں سے کٹواتا ہوں اور کھجور کے تنوں پر تمہیں سولی چڑھواتا ہوں۔ پھر تمہیں معلوم ہوجائے گا کہ ہم میں سے کون سخت ترین اور زیادہ دیر رہنے والا عذاب دے سکتا ہے۔''

(۷۲) جادوگروں نے کہا: ''ہم اُن روشن نشانیوں پر، جو ہمارے سامنے آ گئی ہیں اور اُس پر جس نے ہمیں پیدا کیا ہے تجھے ترجیح نہیں دے سکتے۔ سو تو جو کچھ فیصلہ کرنا چاہے کرلے۔ یقیناً تو تو (صرف) اس دُنیاوی زندگی میں فیصلہ کرسکتا ہے۔ (۷۳) بس اب تو ہم اپنے پروردگار پر ایمان لاچکے، تاکہ وہ ہماری خطائیں معاف کردے اور یہ جادوگری بھی جس پر تو نے ہمیں مجبور کردیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہی اچھا ہے اور وہی باقی رہنے والا ہے۔''

(۷۴) بے شک جو شخص مجرم بن کر اپنے پروردگار کے پاس حاضر ہوگا، اُس کے لیے جہنم یقینی ہے، جس میں وہ نہ مرے گا نہ جیے گا۔ (۷۵) جو اُس کے سامنے مومن ہوکر حاضر ہوگا، جس نے نیک کام بھی کیے ہوں گے، سو اَیسے لوگوں کے لیے بلند درجے ہیں، (۷۶) (یعنی) ہمیشہ ہرے بھرے رہنے والے باغ ہیں جن کے اندر نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے۔ جو شخص اپنے آپ کو پاک رکھے اُس کا یہی انعام ہے۔

وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ۙ۬ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ
لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى ﴿۷۷﴾
فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا
غَشِيَهُمْ ؕ ﴿۷۸﴾ وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ﴿۷۹﴾ يٰبَنِيْٓ
اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ
الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ﴿۸۰﴾ كُلُوْا مِنْ
طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ
غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ﴿۸۱﴾ وَاِنِّيْ
لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿۸۲﴾
وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۸۳﴾ قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى
اَثَرِيْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿۸۴﴾ قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا
قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ﴿۸۵﴾ فَرَجَعَ مُوْسٰٓى
اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ۬ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ
رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ؕ۬ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ
يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْ ﴿۸۶﴾

## رکوع (۴) سامری نے لوگوں کو گائے کی پوجا پر لگا دیا

(۷۷) ہم نے (حضرت) موسیٰؑ پر وحی کی کہ ''میرے بندوں کو لے کر راتوں رات چل پڑنا۔ اُن کے لیے سمندر میں خشک راستہ بنا لینا۔ کسی کے پیچھا کرنے سے نہ ڈرنا اور نہ (کوئی اور) خوف کرنا۔''

(۷۸) فرعون نے اپنے لشکر سمیت اُن کا پیچھا کیا۔ پھر سمندر کا پانی اُن پر عجیب طرح سے چھا گیا۔

(۷۹) فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ ہی کیا تھا، رہنمائی نہیں کی تھی۔

(۸۰) اے بنی اسرائیل! ہم نے تمہارے دشمن سے تمہیں نجات دلائی۔ طور کے دائیں جانب کو تمہاری حاضری کے لیے مقرر کیا اور تم پر من وسلویٰ اُتارا۔

(۸۱) ہمارے دیے ہوئے پاک رزق سے کھاؤ اور اس میں حد سے مت گزرو، ورنہ تم پر میرا غضب ٹوٹ پڑے گا۔ جس پر میرا غضب ٹوٹا وہ تباہ ہوا۔

(۸۲) یقیناً میں ایسے شخص کے لیے بڑا بخشنے والا ہوں جو توبہ کر لے، ایمان لے آئے، نیک عمل کرے اور پھر سیدھا چلتا رہے۔

(۸۳) (فرمایا) ''اے موسیٰؑ! کیا چیز تمہیں اپنی قوم سے پہلے (یہاں) لے آئی؟''

(۸۴) انہوں نے عرض کیا: ''وہ بس میرے پیچھے آ ہی رہے ہیں۔ اے پروردگار! میں آپ کے حضور جلدی اس لیے آ گیا ہوں تاکہ آپ خوش ہو جائیں!''

(۸۵) فرمایا: ''بیشک ہم نے تمہارے پیچھے تمہاری قوم کو آزمائش میں ڈال دیا۔ سامری نے اُنہیں گمراہ کر ڈالا۔''

(۸۶) سخت غصے اور رنج کی حالت میں (حضرت) موسیٰؑ اپنی قوم کی طرف پلٹے، اور کہا: ''اے میری قوم! کیا تمہارے پروردگار نے تم سے ایک اچھا وعدہ نہیں کیا تھا؟ کیا تم پر زیادہ زمانہ گزر گیا تھا؟ یا تمہیں یہ منظور ہوا کہ تم پر تمہارے رب کا غضب واقع ہو، اس لیے تم نے مجھ سے جو وعدہ کیا تھا اس کی خلاف ورزی کی؟''

قَالُوۡا مَاۤ اَخۡلَفۡنَا مَوۡعِدَكَ بِمَلۡكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلۡنَاۤ اَوۡزَارًا مِّنۡ
زِيۡنَةِ الۡقَوۡمِ فَقَذَفۡنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلۡقَى السَّامِرِىُّ ۙ ﴿۸۷﴾ فَاَخۡرَجَ
لَهُمۡ عِجۡلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوۡا هٰذَاۤ اِلٰهُكُمۡ وَاِلٰهُ مُوۡسٰى ۙ
فَنَسِىَ ﴿۸۸﴾ اَفَلَا يَرَوۡنَ اَلَّا يَرۡجِعُ اِلَيۡهِمۡ قَوۡلًا ۙ وَّلَا يَمۡلِكُ لَهُمۡ
ضَرًّا وَّلَا نَفۡعًا ﴿۸۹﴾ وَلَقَدۡ قَالَ لَهُمۡ هٰرُوۡنُ مِنۡ قَبۡلُ يٰقَوۡمِ اِنَّمَا
فُتِنۡتُمۡ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحۡمٰنُ فَاتَّبِعُوۡنِىۡ وَاَطِيۡعُوۡۤا اَمۡرِىۡ ﴿۹۰﴾
قَالُوۡا لَنۡ نَّبۡرَحَ عَلَيۡهِ عٰكِفِيۡنَ حَتّٰى يَرۡجِعَ اِلَيۡنَا مُوۡسٰى ﴿۹۱﴾ قَالَ
يٰهٰرُوۡنُ مَا مَنَعَكَ اِذۡ رَاَيۡتَهُمۡ ضَلُّوۡۤا ۙ ﴿۹۲﴾ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ؕ اَفَعَصَيۡتَ
اَمۡرِىۡ ﴿۹۳﴾ قَالَ يَبۡنَؤُمَّ لَا تَاۡخُذۡ بِلِحۡيَتِىۡ وَلَا بِرَاۡسِىۡ ۚ اِنِّىۡ خَشِيۡتُ
اَنۡ تَقُوۡلَ فَرَّقۡتَ بَيۡنَ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ وَلَمۡ تَرۡقُبۡ قَوۡلِىۡ ﴿۹۴﴾ قَالَ
فَمَا خَطۡبُكَ يٰسَامِرِىُّ ﴿۹۵﴾ قَالَ بَصُرۡتُ بِمَا لَمۡ يَبۡصُرُوۡا بِهٖ
فَقَبَضۡتُ قَبۡضَةً مِّنۡ اَثَرِ الرَّسُوۡلِ فَنَبَذۡتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتۡ
لِىۡ نَفۡسِىۡ ﴿۹۶﴾ قَالَ فَاذۡهَبۡ فَاِنَّ لَكَ فِى الۡحَيٰوةِ اَنۡ تَقُوۡلَ لَا
مِسَاسَ ۖ وَاِنَّ لَكَ مَوۡعِدًا لَّنۡ تُخۡلَفَهٗ ۚ وَانۡظُرۡ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِىۡ
ظَلۡتَ عَلَيۡهِ عَاكِفًا ؕ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنۡسِفَنَّهٗ فِى الۡيَمِّ نَسۡفًا ﴿۹۷﴾

ع ۱۳

(۸۷) اُنھوں نے جواب دیا: ''ہم نے آپ سے وعدہ خلافی کچھ اپنے اختیار سے نہیں کی۔ بلکہ لوگوں کے زیوروں کے بوجھ سے ہم لد گئے تھے۔ تب ہم نے اُن کو (آگ میں) ڈال دیا تھا۔ اِس طرح سامری نے سجھایا۔'' (۸۸) پھر وہ اُن کے لیے بچھڑے کی مورت بنا کر نکال لایا۔ جس سے ایک طرح کی آواز نکلتی تھی۔ لوگ پکار اٹھے: ''یہی ہے تمہارا اور موسیٰؑ کا خدا۔ (موسیٰؑ تو اسے) بھول گئے ہیں۔'' (۸۹) کیا وہ لوگ دیکھتے نہ تھے کہ وہ نہ تو اُن کی کسی بات کا جواب دیتا ہے اور نہ ہی اُن کے کسی نفع کا کچھ اختیار رکھتا ہے؟

## رکوع (۵) جادوگر سامری کا انجام

(۹۰) (حضرت) ہارونؑ پہلے ہی اُن سے کہہ چکے تھے: ''لوگو! تم اس (بچھڑے) کی وجہ سے آزمائش میں پڑ گئے ہو۔ یقیناً تمہارا پروردگار تو رحمن ہے۔ سو تم میری پیروی کرو اور میرا حکم مانو!'' (۹۱) اُنھوں نے جواب دیا: ''جب تک (حضرت) موسیٰؑ ہمارے پاس واپس نہ آئیں، ہم تو اسی (کی پوجا) پر جمے بیٹھے رہیں گے۔'' (۹۲) (حضرت موسیٰؑ نے) کہا: ''اے ہارون! جب تم انہیں گمراہ ہوتا دیکھ رہے تھے تو کس چیز نے تمہیں روکے رکھا (۹۳) کہ تم میری پیروی نہ کرو؟ تو پھر کیا تم نے میرے حکم کی نافرمانی کی؟'' (۹۴) (حضرت ہارونؑ نے) جواب دیا: ''اے میری ماں کے بیٹے! میری ڈاڑھی نہ پکڑو، نہ میرے سر (کے بالوں) کو۔ بیشک مجھے یہی اندیشہ تھا کہ تم کہو گے کہ تم نے بنی اسرائیل میں پھوٹ ڈال دی اور تم نے میری بات کا لحاظ نہ کیا۔'' (۹۵) (حضرت موسیٰؑ نے) کہا: ''سامری! تو پھر تیرا کیا معاملہ ہے؟'' (۹۶) اُس نے جواب دیا: ''میں نے وہ چیز دیکھی جو اِن لوگوں کو نظر نہ آئی۔ سو میں نے فرشتے کے پاؤں کی جگہ سے ایک مٹھی (بھر مٹی) اُٹھا لی اور اُسے اُس (مورت) پر ڈال دیا۔ میرے جی نے مجھے کچھ ایسے ہی سجھایا۔'' (۹۷) (حضرت موسیٰؑ نے) کہا: ''دفع ہو جا! اب تجھے زندگی بھر یہی کہتے رہنا ہے'' (مجھے) نہ چھونا!'' بلاشبہ تیرے لیے (پوچھ تاچھ کا ایک اور) وعدہ ہے جو تجھ سے نہ ٹلے گا۔ دیکھ اپنے اس ''خدا'' کو جس کی عبادت پر تو جم کر بیٹھا ہوا تھا۔ ہم اسے ضرور جلا دیں گے اور پھر ریزہ ریزہ کر کے ضرور سمندر میں بہا دیں گے۔

اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَسِعَ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ﴿۹۸﴾
كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَیْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَ قَدْ اٰتَیْنٰكَ مِنْ
لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿ۖۚ۹۹﴾ مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ یَحْمِلُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وِزْرًا ﴿ۙ۱۰۰﴾
خٰلِدِیْنَ فِیْهِ ؕ وَ سَآءَ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حِمْلًا ﴿ۙ۱۰۱﴾ یَّوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ
وَ نَحْشُرُ الْمُجْرِمِیْنَ یَوْمَىٕذٍ زُرْقًا ﴿ۖۚ۱۰۲﴾ یَّتَخَافَتُوْنَ بَیْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ
اِلَّا عَشْرًا ﴿۱۰۳﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَقُوْلُوْنَ اِذْ یَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِیْقَةً
اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا یَوْمًا ﴿۱۰۴﴾ؑ وَ یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ یَنْسِفُهَا رَبِّیْ
نَسْفًا ﴿ۙ۱۰۵﴾ فَیَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿ۙ۱۰۶﴾ لَّا تَرٰى فِیْهَا عِوَجًا وَّ لَاۤ اَمْتًا ﴿ؕ۱۰۷﴾
یَوْمَىٕذٍ یَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِیَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَ خَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ
فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ﴿۱۰۸﴾ یَوْمَىٕذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ
الرَّحْمٰنُ وَ رَضِیَ لَهٗ قَوْلًا ﴿۱۰۹﴾ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ
وَ لَا یُحِیْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ﴿۱۱۰﴾ وَ عَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ ؕ وَ قَدْ
خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿۱۱۱﴾ وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ
فَلَا یَخٰفُ ظُلْمًا وَّ لَا هَضْمًا ﴿۱۱۲﴾ وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا وَّ
صَرَّفْنَا فِیْهِ مِنَ الْوَعِیْدِ لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ اَوْ یُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿۱۱۳﴾

ع ۱۵ ۱۴

(٩٨) تمہارا معبود تو یقیناً صرف اللہ تعالیٰ ہے، جس کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے۔ اُسی کا علم ہر چیز پر حاوی ہے۔"
(٩٩) یوں ہم تمہیں گزرے ہوئے حالات کی خبریں سناتے ہیں۔ ہم نے خاص اپنے ہاں سے تمہیں ایک نصیحت نامہ (یعنی قرآن حکیم) عطا کیا ہے۔ (١٠٠) جو اس سے منہ موڑے گا، وہ قیامت کے دن یقیناً (گناہوں کا بھاری) بوجھ اُٹھائے گا، (١٠١) (ایسے سب لوگ) اسی (عذاب کے وبال) میں ہمیشہ رہیں گے۔ قیامت کے دن یہ بوجھ اُن کے لیے کتنا بُرا رہے گا! (١٠٢) جس دن صور میں پھونک ماردی جائے گی، اُس روز ہم مجرموں کو (اس حالت میں) گھیر لائیں گے کہ اُن کی آنکھیں نیلی پڑ چکی ہوں گی۔ (١٠٣) وہ آپس میں چپکے چپکے کہہ رہے ہوں گے کہ "تم لوگوں نے بس دس (دن دنیا میں) گزارے ہوں گے!" (١٠٤) ہمیں خوب معلوم ہے کہ وہ کیا باتیں کررہے ہوں گے، جب اُن سب میں زیادہ صحیح عمل والا شخص یوں کہتا ہوگا کہ "نہیں تم تو صِرف ایک ہی دن رہے ہو!"

## رکوع (٦) اُس دن سفارش کام نہ آئے گی

(١٠٥) یہ لوگ تم سے پہاڑوں کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہو کہ "میرا پروردگار اُنہیں اُکھاڑ دے گا اور دھول بنا کر اُڑا دے گا۔
(١٠٦) پھر وہ اُنہیں ایسا ہموار چٹیل میدان بنا دے گا (١٠٧) کہ تم اس میں کوئی بل اور سلوٹ نہ دیکھو گے!"
(١٠٨) اُس دن وہ لوگ بلانے والے کے پیچھے ہولیں گے، جس کے لیے کوئی ٹیڑھا پن نہ ہوگا۔ اللہ رحمن کے آگے آوازیں مدہم پڑ جائیں گی۔ سو سہمی ہوئی آواز کے سوا تم کچھ نہ سنو گے۔ (١٠٩) اُس دن کوئی سفارش کام نہ دے گی۔ سوائے اس کے کہ جسے اللہ تعالیٰ اجازت دے اور جس کی بات وہ پسند کرے۔
(١١٠) وہ سب جانتا ہے کہ لوگوں کے سامنے کیا ہے اور اُن کے پیچھے کیا ہے۔ لوگوں کو اُس کا پورا علم نہیں ہے۔
(١١١) لوگوں کے چہرے اُس زندہ جاوید قائم رکھنے والے کے آگے جھک جائیں گے۔ جو ظلم اُٹھائے ہوئے ہوگا، وہ نامراد ہوگا۔ (١١٢) جو نیک کام کرتا ہے، اور وہ مومن بھی ہو، اُسے کسی ظلم یا حق تلفی کا اندیشہ نہ ہوگا۔
(١١٣) ہم نے اسی طرح اسے عربی قرآن بنا کر نازل کیا ہے۔ اس میں ہم نے طرح طرح سے تنبیہیں تفصیل کے ساتھ بیان کی ہیں تا کہ یہ لوگ پرہیزگاری اختیار کریں یا اُن میں اللہ کے ذکر کی سمجھ پیدا ہو۔

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ
يُّقْضٰۤى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ؗ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِىْ عِلْمًا ﴿١١٤﴾ وَلَقَدْ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى
اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِىَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿١١٥﴾ ع وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰۤئِكَةِ
اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى ﴿١١٦﴾ فَقُلْنَا يٰۤاٰدَمُ اِنَّ
هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿١١٧﴾
اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ﴿١١٨﴾ ۙ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا
تَضْحٰى ﴿١١٩﴾ فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰۤاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ
الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿١٢٠﴾ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا
وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؗ وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ
فَغَوٰى ﴿١٢١﴾ صلے ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿١٢٢﴾ قَالَ اهْبِطَا
مِنْهَا جَمِيْعًاۢ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ
هُدًى ۙ۬ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَاىَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ﴿١٢٣﴾ وَمَنْ اَعْرَضَ
عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اَعْمٰى ﴿١٢٤﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِىْۤ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿١٢٥﴾
قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿١٢٦﴾

ع ١١ ٦ ١٥

(١١٤) سو اللہ تعالیٰ، جو بڑا بلند و برتر ہے، حقیقی حکمراں ہے۔ قرآن مجید (پڑھنے) میں جلدی نہ کیا کرو جب تک کہ تمہاری طرف اُس کی وحی مکمل نہ ہو جائے۔ دعا کیا کرو کہ ''اے پروردگار! میرے علم میں اضافہ کر!'' (١١٥) ہم نے اس سے پہلے (حضرت) آدمؑ سے ایک عہد لیا تھا۔ مگر وہ بھول گئے۔ ہم نے اُن میں عزم نہ پایا۔

## رکوع (٧) ابلیس نے حضرت آدمؑ کو جنت میں کیسے بہکایا؟

(١١٦) جب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا کہ ''(حضرت) آدمؑ کو سجدہ کرو!'' تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔ اُس نے انکار کر دیا۔ (١١٧) اس پر ہم نے کہا کہ ''اے آدمؑ! یہ بلاشبہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے۔ سو کہیں تم دونوں کو جنت سے نہ نکلوا دے اور پھر تم مصیبت میں پڑ جاؤ! (١١٨) بیشک اس (جنت) میں تو تم نہ بھوکے رہو گے اور نہ ننگے رہو گے۔ (١١٩) اور یہ کہ اس میں نہ تم پیاسے ہو گے اور نہ ہی دھوپ میں تپو گے!'' (١٢٠) لیکن شیطان نے اُسے پھسلایا۔ کہنے لگا: ''اے آدم! کیا میں تمہیں وہ درخت بتاؤں جس سے ہمیشہ کی زندگی اور زائل نہ ہونے والی سلطنت حاصل ہوتی ہے؟'' (١٢١) پھر ان دونوں نے اُس (درخت) سے کھا لیا۔ تو ان دونوں کے پردے ہٹ گئے۔ وہ ایک دوسرے کے آگے کھل گئے۔ تب دونوں اپنے آپ کو جنت کے پتوں سے ڈھانکنے لگے۔ (حضرت) آدمؑ سے اپنے پروردگار کی نافرمانی ہوئی۔ سو وہ غلطی میں پڑ گئے۔ (١٢٢) پھر اُن کے پروردگار نے اُنہیں مقبول بنا لیا، اُن کی توبہ قبول فرمائی اور اُنہیں ہدایت بخشی۔ (١٢٣) فرمایا ''تم دونوں کے دونوں سب یہاں سے اُتر جاؤ۔ تم ایک دوسرے کے دشمن رہو گے۔ اب اگر تمہیں میری جانب سے کوئی ہدایت پہنچے، تو جو کوئی میری اُس ہدایت کی پیروی کرے گا، وہ نہ بھٹکے گا اور نہ بدبختی میں مبتلا ہو گا۔ (١٢٤) مگر جو میری نصیحت سے منہ موڑے گا اُس کے لیے یقیناً تنگ زندگی ہو گی۔ اور قیامت کے دن ہم اُسے اندھا اُٹھائیں گے۔ (١٢٥) وہ کہے گا: ''اے پروردگار! تو نے مجھے اندھا کیوں اُٹھایا ہے، حالانکہ میں تو آنکھوں والا تھا؟'' (١٢٦) ارشاد ہو گا: ''اسی طرح تو ہماری آیتوں کو، جب وہ تیرے پاس آتی تھیں، بھلا دیا کرتا تھا۔ اُسی طرح آج تجھے بھی بھلایا جا رہا ہے!''

وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ؕ وَلَعَذَابُ
الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ﴿١٢٧﴾ اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ
مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي
النُّهٰى ﴿١٢٨﴾ ع وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ
مُّسَمًّى ؕ ﴿١٢٩﴾ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ
الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ
النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿١٣٠﴾ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا
بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ۬ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ
وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿١٣١﴾ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ
عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿١٣٢﴾
وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ
مَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿١٣٣﴾ وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ
قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ
مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ﴿١٣٤﴾ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ
فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿١٣٥﴾ ع

(١٢٧) جو حد سے گزر جائے اور پروردگار کی آیتوں پر ایماں نہ لائے اُسے ہم اسی طرح سزا دیتے ہیں۔ اور آخرت کا عذاب واقعی زیادہ سخت اور زیادہ دیر تک رہنے والا ہوگا۔ (١٢٨) تو کیا پھر ان لوگوں کو اس سے بھی ہدایت نہ ملی کہ ہم ان سے پہلے کتنی ہی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں، جن کی (تباہ شدہ) بستیوں میں یہ لوگ چل پھر رہے ہیں۔ اصل میں اس میں تو سمجھ دار لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں۔

## رکوع (٨) سیدھے راستوں پر چلتے رہو!

(١٢٩) اگر آپ کے پروردگار کی طرف سے ایک بات پہلے سے فرمائی ہوئی نہ ہوتی اور ایک میعاد مقرر نہ کی جا چکی ہوتی تو (عذاب) ان پر ضرور لازم ہو چکا ہوتا۔ (١٣٠) سو جو باتیں یہ لوگ بناتے ہیں، تم ان پر صبر کرو۔ حمد و ثنا کے ساتھ اپنے پروردگار کی تسبیح کرو، سورج نکلنے سے پہلے اور اُس کے غروب ہونے سے پہلے۔ رات کے وقتوں میں بھی تسبیح کرو اور دن کے کناروں پر بھی، شاید کہ تم راضی ہو جاؤ۔ (١٣١) تم اپنی آنکھیں اُٹھا کر بھی نہ دیکھو دُنیاوی زندگی کی اُس شان و شوکت کی طرف جو ہم نے اُن میں مختلف قسم کے لوگوں کو آزمائش میں ڈالنے کے لیے دے رکھی ہے۔ تمہارے پروردگار کا دیا ہوا رزق ہی زیادہ بہتر اور زیادہ باقی رہنے والا ہے۔ (١٣٢) اپنے گھر والوں کو نماز کی تلقین کرتے رہو اور (خود بھی) اس کے پابند رہو۔ ہم تم سے کوئی رزق نہیں چاہتے۔ رزق تو ہم ہی تمہیں دے رہے ہیں۔ (بہتر) انجام تو پرہیزگاری ہی کا ہے۔

(١٣٣) وہ یوں کہتے ہیں: ''یہ شخص ہمارے پاس اپنے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں لاتا؟'' کیا اُن کے پاس اگلے صحیفوں کی تعلیموں کا کھلا بیان نہیں آ گیا؟ (١٣٤) اگر ہم اُس سے پہلے ہی، ان کو کسی عذاب سے ہلاک کر دیتے تو پھر یہی لوگ یقیناً کہتے: ''اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمارے پاس کوئی پیغمبر کیوں نہ بھیجا کہ ذلیل اور رسوا ہونے سے پہلے ہی ہم تیری آیتوں کی پیروی کر لیتے؟''

(١٣٥) اُن سے کہو: ''ہر کوئی انتظار میں ہے۔ سو اَب تم بھی انتظار کرو! تب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ سیدھے راستہ والے کون ہیں اور ہدایت پایا ہوا کون ہے!''

☆☆☆☆☆